نمبر ۴۴ | بدر مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۲۴ھ | جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

عیسائیت کا خاتمہ شہر لنڈن میں ایک مشہور سہ ماہی رسالہ بنام لنڈن کوارٹرلی ریویو شائع ہوتا ہے۔ اس رسالہ کے ماہ اکتوبر ۱۹۰۶ء کے ایڈیٹوریل کے صفحات میں ایک مضمون دین عیسوی کے انجام کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے لکھنے کی تحریک ایڈیٹر رسالہ مذکور کو اس کتاب کے پڑھنے سے ہوئی ہے جو کہ حال میں شکاگو یونیورسٹی کے لائق پروفیسر ڈاکٹر برین فاسٹر صاحب نے تحریر کر کے شائع کرائی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ یسوع کی الوہیت، اس کے معجزات اور اس کے الہامی مذہب پر ایمان لانا اب بیسویں صدی کے تعلیم یافتہ انسانوں کے واسطے بالکل ناممکن ہے۔ پھر ڈاکٹر صاحب موصوف رقمطراز ہیں کہ یسوع کے حواریوں اور رسولوں کا مذہب اب پرانی بات ہے اور یہ مہذب زمانہ کے لائق نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے ان دو اقوال کو نقل کر کے رسالہ لنڈن ریویو کا ایڈیٹر لکھتا ہے کہ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا عیسوی مذہب کا کچھ نشان باقی بھی رہے گا یا کہ یہ سارا ڈھانچہ ٹوٹ پھوٹ کر خاک میں مل جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ اس میں سے کچھ باقی نہ رہ جاوے گا۔ صرف یسوع کا نام باقی رہے گا۔ اور وہ بھی خدا کا بیٹا نہیں۔ نہ جہان کا منجی۔ بلکہ صرف انسان کا بیٹا خود انسان یسوع۔ صرف ایک ایسا یسوع دنیا کے عقیدہ میں باقی رہ جائیگا جس نے نہ کوئی معجزہ دکھایا تھا۔ نہ مردوں میں سے جی اٹھا تھا۔ نہ کوئی بڑا کلام اس کے منہ سے نکلا تھا۔ اسکی اخلاقی تعلیم شریفانہ تھی مگر اب بالکل ناممکن العمل ہو چکی ہے۔ عیسوی مذہب کو اب قائم رکھنے کی کوشش کرنا اسے اور بھی فنا کرنا ہوگا

ترقی اسلام اس خبر کو سنکر کہ روس میں بہت سے عیسائی مسلمان ہونے کو طیار ہیں۔ ایک امریکہ کا اخبار لکھتا ہے کہ گو یہ خبر کسی قدر مبالغہ آمیز ہے۔ تاہم اسمیں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں بہ نسبت عیسائیت کے اسلام کا مذہب بہت جلد ترقی کر رہا ہے۔

قمار باز پادری شہر نارتھ سکینٹن کے پادری ڈی وٹ صاحب بسبب قمار بازی کی عادت کے جو ان کے گرجہ کے نمازیوں کو ناپسند تھی اپنے عہدہ سے مستعفی ہوئے۔

یسوع کا انجام ڈی۔ تھوفی لس صاحب ایڈیٹر امریکہ کے ہفتہ وار اخبار بنام ٹرتھ سیکر مورخہ ۱۵ ستمبر میں ایک عجیب مضمون شائع کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یسوع مسیح اور اس کے ساتھیوں کو پختہ یقین تھا کہ وہ یہودیوں کی سلطنت دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے واسطے آئے ہیں چنانچہ اسی واسطے حکم تھا کہ کپڑے فروخت کر کے بھی تلواریں خرید کرو سلطنت اور حکومت کا خیال آخری وقت تک ان کے دل میں پختہ طور پر سمایا ہوا تھا یہانتک کہ یسوع کے صلیب پر چڑھائے جانے نے انکی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا اور اس وقت ان کو یقین ہو گیا کہ یہ تمام تانا بانا ایک وہم پر مبنی تھا۔ چنانچہ یسوع نے بھی نہایت ناامیدی کے کلمات آخر کار اپنے منہ سے نکالے اور ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکی موت ایمان پر نہ تھی بلکہ کفر پر تھی اور وہ بالآخر (نعوذ باللہ) کافر ہو کر مرا۔

تھوفی لس صاحب کا یہ قول چنداں تعجب انگیز نہیں رہتا جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خود عیسائی لوگ بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یسوع ملعون ہوا تھا اور لعنت اور کفر کا مفہوم ایک ہی ہے۔ حضرت عیسیٰ کے سر پر کتنا بڑا احسان اسلام اور بانی اسلام کا کہ اسلامی کتب حضرت عیسیٰ کو ان الزامات سے پاک کرتی ہیں ورنہ انجیلوں سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ تو یہی ہے کہ خود عیسائی قوم اس کو لعنتی اور کافر قرار دیتی ہے۔

جنگی قوم انگریزوں کا قول ہے کہ عیسائی قوم دنیا میں سب سے بڑھکر جنگی قوم ہے۔ جسقدر جنگ کے ہتھیار عیسائیوں نے ایجاد کئے ہیں کسی قوم نے آج تک نہیں کئے عیسائی قوم جب اپنے اغراض کے واسطے کسی قوم کے ساتھ جنگ شروع کرتی ہے تو کسی بات کی پرواہ نہیں کرتی۔

شراب ایک ولایتی اخبار لکھتا ہے کہ شراب جلانے کے کام آتا ہے جس لیمپ میں شراب جلایا جاوے اس میں سے دھواں نہیں اٹھتا شراب کے اندر مردہ اجسام عجائب خانوں میں رکھے جاتے ہیں تو وہ سڑنے نہیں پاتے۔ شراب کی گیس کے ساتھ بڑے بڑے انجن چلائے جا سکتے ہیں۔ شراب سفری چولہوں میں جلایا جا سکتا ہے۔ غرض شراب کے کئی ایک استعمال ہیں لیکن بڑے بیوقوف وہ لوگ ہیں جو شراب کا ناجائز استعمال کرتے ہیں۔ ناجائز استعمال یہ ہے کہ لوگ اس کو اپنے پیٹ میں ڈال لیتے ہیں۔ حالانکہ خوراک کو بجائے ہضم کرنے کے وہ خوراک کو ہضم ہونے سے محفوظ رکھتی ہے آجکل کی پیٹنٹ دوائیوں میں اکثر شراب ہوتا ہے۔ اسواسطے ان کے استعمال سے بھی حتے الوسع بچنا چاہئے۔ جیسا کہ کوئلہ اور مٹی کا تیل عمدہ شے ہے مگر جلانے کے واسطے نہ کہ کھانے کے واسطے ایسا ہی شراب کا استعمال بھی اور طریقوں سے اچھا ہے لیکن اسکا پینا سخت مضر ہے۔

مکرمی مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور

بخیر و عافیت ولایت کے سفر سے واپس ہندوستان آگئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

ایک پورانا الہام قریب پچیس سال کا

شخصے پائے من بوسید و من گفتم کہ سنگ اسود منم

اخبار قادیان

حضرت اقدس بہ خیر و عافیت ہیں اور تین چار روز سے صبح کے وقت سیر کے واسطے باہر تشریف لے جایا کرتے ہیں۔

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب - حکیم محمد حسین صاحب قریشی - بابو غلام محمد صاحب - بابو عبد العزیز صاحب - حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ - بابو محمد اشرف صاحب بابا چٹو و احمد الدین صاحب لاہور سے - خان صاحب عبد المجید خان صاحب کپور تھلہ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی اہلیہ بعارضہ دق فوت ہوگئیں - اللہ تعالےٰ جنت نصیب کرے ان کے متعلق مفصل ذکر صفحہ ۴ پر ہے۔

گذشتہ ہفتہ کے روز مسٹر گاڈلے انسپکٹر صاحب مدارس نے بمعہ اپنے اسسٹنٹ انسپکٹر لالہ جگل کشور صاحب و ڈسٹرکٹ انسپکٹر و اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ مدرسہ کا معائینہ کیا - اور مدرسے میں بہت باتوں میں نمایاں ترقی پاکر بہت خوش ہوئے - مفصل رپورٹ رائے بک کے آنے پر لکھی جائیگی صیغہ اپر پرائمری میں آٹھ میں سے چھ پاس ہوئے - جو بہت عمدہ نتیجہ ہے اور اپر پرائمری کے اول مدرس ماسٹر عبد الرحیم صاحب کے واسطے قابل تعریف ریمارکس کا موجب ہے - جمناسٹک اور ڈرل میں بالخصوص طلباء نے بہت ترقی کی ہے - جو کہ ورزش ماسٹر مامون خان کی محنت اور سعی کا نتیجہ ہے۔

بدر مسیح

۱۳ - رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۳۰ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - کتاب حقیقت الوحی کے انطباع اور طیاری میں جو بہت سا خرچ ہوا ہے اور ہونے والا ہے - اُس کے متعلق خیال تھا - تو الہام ہوا -

یاتیک من کل فج عمیق - یاتون من کل فج عمیق - یاتیک رجال نوحی الیہم من السماء

ترجمہ - ہر ایک دور کے راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور ہر ایک دور کے راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے تیرے پاس وہ لوگ تحائف لائیں گے - جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔

دردناک دکھ اور دردناک واقعہ

بیگم صاحبہ مرحومہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ قریباً پانچ ماہ سے بعارضہ مرض سل ودق بیمار تھیں اور آخر وہ صدمہ وہ دن جس کا خوف دامنگیر ہو رہا تھا آ گیا اور بیگم صاحبہ نے گذشتہ شنبہ کے دن ۲۷ر نومبر ۱۹۰۶ء کو نماز فجر کے وقت اس جہان فانی سے کوچ کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی عمر صرف بیس سال کی تھی۔ بارہ سال کی عمر میں شادی ہوئی تھی اور آٹھ سال کے عرصہ میں جس قدر محبت اور اطاعت اور ہمدردی کے ساتھ مرحومہ اپنے خاوند کے واسطے قرۃ العین کا موجب ہوئیں وہ نیک بیویوں کے واسطے ایک اعلیٰ نمونہ تھا۔ مرحومہ کے اس جوانی عمر میں ایسے جلد انتقال کر جانے کا حال تو اسی دن سے ظاہر ہو رہا تھا۔ جس دن کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت نواب صاحب کو ایک رقعہ میں لکھا تھا۔ کہ دردناک دکھ اور دردناک واقعہ والا الہام (جو کہ اخبار بدر مورخہ ۱۴ر مارچ ۱۹۰۶ء میں شائع ہو چکا تھا۔) آپ کی بیگم صاحبہ کے مطابق ہے۔ اس الہام کے علاوہ مرحومہ کے متعلق حضرت اقدس کو ایک الہام یہ بھی ہوا تھا۔ کہ امۃ الحفیظ۔ اور اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا کے وعدے سچے ہیں۔ مگر اس جگہ یہ نہیں ظاہر ہوتا۔ کہ حفاظت سے مراد حفاظت جسم ہے یا حفاظت [illegible]۔ مرحومہ کے متعلق چند روز گذرے۔ حضرت ام المومنین نے بھی ایک رویا دیکھا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اب وہ وقت قریب ہے۔ کہ بیگم صاحبہ حسن خاتمہ کے ساتھ اور ایمانی حالت کی عمدگی کے ساتھ اس جہان سے کوچ کر جائیں۔ مذکورہ بالا وحی الٰہی جو کہ اخبار بدر مورخہ ۱۴ر مارچ ۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی تھی اور مرحومہ کے متعلق تھی۔ اس کے الفاظ جیسا کہ درج اخبار ہوئے تھے۔ اس طرح سے ہیں۔

۲۵ر فروری۔ الہام۔ دردناک دکھ اور دردناک واقعہ۔ اس کے بعد رویا میں دیکھا۔ کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں میں سے کسی گھر کی ہے۔ آئی ہے اور کہتی ہے۔ کہ میری بیوی یکایک مر گئی۔ پس میں کہتا ہوں۔ کہ اپنے گھر میں اطلاع کر دوں۔ کہ پہلا الہام پورا ہو گیا اور پگڑی لی اور عصا ہاتھ میں لیا اور چلنے کو تھا کہ بیداری ہو گئی۔

اس الہام الٰہی میں یکایک کا مرنا اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ مرحومہ کی عمر بہت تھوڑی تھی اور بیماری بھی تھوڑا عرصہ رہی اور وہ بھی اوائل میں کوئی خطرناک معلوم نہ ہوتی تھی بلکہ معمولی معلوم ہوتی تھی۔ صرف آخری دنوں میں زیادہ خطرناک ظاہر ہوئی۔ ورنہ سل دق کے مریض برسوں تک زندہ رہتے ہیں۔

مرحومہ ایک ذہین عورت تھی اور تعلیم یافتہ تھی۔ اور تعلیم کا اکثر حصہ اپنے پیارے خاوند نواب صاحب سے حاصل کیا تھا جس کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ مرحومہ نواب صاحب موصوف کی دوسری بیوی تھی۔ اور آپ کی پہلی بیوی مرحومہ کی بڑی بہن تھی۔ جس کی وفات پر نواب صاحب موصوف کا نکاح مرحومہ کے ساتھ ہوا تھا۔ اور اپنی بڑی بہن کے ایام زندگی میں بھی مرحومہ کی رہائش زیادہ تر نواب صاحب کے گھر میں اپنی بہن کے پاس ہوتی تھی اور نواب صاحب موصوف سے تعلیم حاصل کرتی تھی۔ اس تعلق کے علاوہ مرحومہ نواب صاحب کی خالہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ لیکن نواب صاحب موصوف کی پہلی اولاد کے ساتھ (جو کہ مرحومہ کے ہمشیرزادے ایک لڑکی تین لڑکے ہیں) اس کو بہت محبت اور انس تھا اور ہر طرح سے ان کی تربیت اور حفاظت میں ساعی رہتی تھیں۔ مرحومہ میں یہ سب خوبیاں تھیں۔ لیکن سب سے بڑی بات جو اس کے متعلق قابل ذکر ہے یہ ہے۔ کہ مرحومہ کو حضرت اقدس مسیح موعود سے نہایت ہی اخلاص و ارادت کا تعلق تھا۔ اور آپ کے دعاوی پر اس کو سچا ایمان تھا اور باوجود [illegible] ہونے کے اس تعلق بیعت کے نباہنے میں کوئی شے اس کے واسطے سد راہ اور نباہنے کا موجب نہ ہوئی تھی۔ اپنے قابل قدر خاوند کے ساتھ اس نے اپنے وطن کو ترک کر کے اور عالی شان وسیع مکانات کو چھوڑ کر دین کی خاطر گویا تنگ اور تاریک مکانوں میں زندگی بسر کرنا دل کی خوشی کے ساتھ قبول کیا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بہشتی مقبرہ میں جگہ دی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے ساتھ قادیان کے باہر باغ کے متصل میدان میں اس کے واسطے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کے دفن ہونے تک آپ اس کی قبر پر موجود رہے۔ اللہ تعالیٰ اس محترمہ کو جنت میں جگہ عطا فرمائے اور اس کی مغفرت کرے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت اقدس جب بمعہ جماعت نماز جنازہ کے واسطے قادیان سے باہر تشریف لائے۔ تو نواب صاحب موصوف کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی قضا و قدر میں جو مقدر تھا وہ ہو کر رہا۔ لیکن آپ نے بیشک خدمت کا حق پورے طور سے ادا کر دیا ہے۔ فرمایا افسوس ہے۔ کہ ان کی بیماری کے ایام میں میں خود بھی بیمار رہا۔ اور حق دعا کا جو تھا وہ پورے طور پر ادا نہ ہو سکا۔ اگرچہ نمازوں میں بھی میں نے ان کے واسطے دعا کی۔ مگر مجاہدہ کے ساتھ ایک دو رات نے ان کے واسطے دعا میں نہ لگا سکا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر دے۔ اور صبر کا اجر دے اور نعم البدل عطا فرمائے خدا رحیم و کریم ہے۔ مگر اس کے ہر کام میں کوئی حکمت مخفی ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی مصائب پر جو لوگ صبر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم دیتا ہے اور دنیا اور آخرت میں ان کو برکات عطا کرتا ہے۔

مرحومہ نے اپنی وصیت میں اپنے تمام مال کا دسواں ۱/۱۰ حصہ اشاعت اسلام کے واسطے لکھا ہوا تھا۔ اللہم اغفر لہا

انتخاب الاخبار

امرتسر مین بافندگی کی سودیشی کمپنی بنی سرمایہ پچاس ہزار ۰۰۰ ۲۹ ہزار خرید چکے ہیں۔

۲۵ دار رات کو شملہ میں اور بھونچال آیا متواتر دو دفعہ محسوس ہوا۔ دھمک نصف گھنٹہ تک تھی۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے ۲۲۱۶ فوتیان ہوئین۔ پنجاب ۴۹۱۔ متحدہ ۲۷۶۔

بمبئی مین ایک فرضی تاجر محمد علی حاجی قاسم کو چھ ماہ قید سخت ہوئی۔ حاجیون کا ۸۰۰ روپیہ لوٹا تھا

روس و جاپان میں جدید تجارتی معاہدہ طے پا رہا ہے۔ سینٹ پیٹرز برگ میں اس کے مسودے پر غور کر رہے ہیں۔

نقصان :- اٹلی کا مشہور غبارہ باز سگنیر وان دلمہ اپنی ایک حال کے تجربہ کے وقت ایک جھونپڑی پر گرا۔ اور اس کی کھپریل توڑ ڈالی۔ اور باغ کا کٹھہر گرا دیا۔

افتتاح :- یکم اکتوبر کو چین مین پکین سے کالگن تک پل کا افتتاح ہوا۔ اس لائن کے مکمل ہو جانے پر پکین اور لندن کے مابین راستہ صرف ۱۳ دن کا رہ جائے گا۔

اتفاق :- یہ عجیب اتفاق ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کی پریسیڈنٹی کے لئے محترم بزرگ ہند مسٹر دادا بھائی نوروجی جس جہاز پر آئینگے۔ اس جہاز کا نام بھی انڈیا ہی ہے

حادثہ :- بھاؤ نگر مین پٹاخے چلاتے ہوئے دو لڑکے سخت زخمی ہوئے۔

سندھ میں ہیضہ - حیدرآباد سندھ سے ۱۳ اور ۲۴ ماہ حال کے مابین ۵ واردات کی خبر آئی ہے۔

موزنگ مین واردات قتل - ۲۲ اکتوبر کی رات کو موضع موزنگ کے مشہور الو بھانڈ کو اس کے کسی رشتہ دار نے گنڈاسے سے زخمی کیا۔ رات کو اس کی ابتر حالت تھی صبح ہوتے مرگیا۔ یہ شخص اس نواح مین اپنے پیشہ مین اور نیز مرثیہ خوانی مین بڑا استاد مشہور تھا

شمالی امریکہ مین ایک جعلساز کے سکے ثابت ہوئے ہیں۔

دسہرہ کے دن ولایتی مال کی صرف ساٹھ ہزار گھڑیون کا سودا اگلے سال کے لئے ہوا۔

اس مین سے بھی انیس ہزار گھڑیان صرف ولایتی دھاگے کی ہون گی۔

بنارس کے پاس ایک یوریشین گاڑی پر سوار ہوتا ہوا گر پڑا اور سخت زخمی ہوا۔

مسٹر دادا شاہ پارسی اخبار نویس نے ایک اخبار ولایت مین جا کر جاری کیا ہے۔

لاہور کا چڑیا گھر پبلک کے لئے کھل گیا ہے بہت سی نئی ایزادین ہوئی ہیں۔

جس شخص پر بڑودہ مین فرضی مہاراجہ جودھپور بننے کا جرم قایم تھا۔ اور جسکی بطور شاہی مہمان کے خاطر و مدارات کی گئی تھی۔ اس کو بڑودہ کی عدالت سے دو سال قید کی سزا ملی ہے۔

شاہ کابل کے لئے آگرہ مین کیمپ نصب کرانے کی غرض سے ایک مبصر ولایت سے بھی آیا ہے کئی ایک والیان ریاست بھی مدعو ہون گے غالباً لاہور مین بھی امیر صاحب کے لئے ایک کیمپ قایم کیا جائے گا۔

فلاڈلفیا کے محکمہ حفظان صحت و حفاظت نے تجویز کیا ہے کہ جن کے بچون کے بشرے سے ظاہر ہو کہ وہ قدرتی طور پر مجرمانہ خصایل کی طرف مائل ہون گے۔ ان کے قومی اعضا کو کمزور کر کے ان کو ہلاک سے سست بنا دیا جاوے۔

سری نگر سے محکمہ تار کا ایک عہدہ دار کلکتہ کو گیا ہے تاکہ وہان سے بے تار کی خبر رسانی کا کام سیکھ کر کابل کو جاوے۔ امید ہے کہ اس کا سلسلہ امیر صاحب کے کابل پہنچنے پر وہان شروع ہو جائے گا۔ اور پھر ہندوستان اور دنیا بھر کی خبرین کابل پہنچ سکین گی۔

پونا شہر مین طاعون کم ہے مگر چھاونی مین زیادتی ہے۔ یوروپین لوگ برابر مبتلا ہوتے ہین۔ دو یوروپین لیڈیان بھی مر چکی ہین۔

لاہور کی سٹی پولیس لائن مین مسلمان ملازمون نے چندہ جمع کر کے ایک مسجد تیار کرنی شروع کی ہے۔ اس کار خیر مین تمام مسلمان اعلیٰ افسران پولیس نے بھی حصہ لیا ہے۔

مراکو مین پھر بد امنی پھیلتی جاتی ہے۔

بمقام شو شاندو ارتی (ٹیکس) گرجون مین ۴۳ بمب کے گولے معہ بہت سے اسلحہ پائے گئے ہیں تین پادری گرفتار ہوگئے ہیں۔

ہانگ کانگ و شانگہائی جہاز ہانکو پر سخت آتش زدگی ہوئی۔ سینکڑون چینی مسافر جل گئے اور اسباب قیمتی تباہ ہوگیا۔ یورپین مسافر اور ملاح بچ گئے۔

گورنمنٹ امریکہ نے مشرق اقصیٰ کے اسکواڈرن مین چار طاقتور آہن پوش کروزرون کے اضافہ کا حکم دیا ہے۔ تاکہ امریکہ کے فوائد کی نگہداشت زیادہ موثر طریقے سے ہوسکے۔

سررشتہ ڈاک ہند مین پچھلے سال ۵۷ کروڑ ۳۰ لاکھ خطوط کا منی آرڈر وغیرہ تقسیم کئے گئے۔

کلکتہ مین ایک پولیس مین کو ایک راہ چلتے چھوکری پر ناجائز حملہ کرنے کے جرم مین ۲۵ روپیہ جرمانہ ہوا

پونا کا شہر باعث زور طاعون کے بالکل خالی اجاڑ پڑا ہوا ہے۔ چھاونی مین بھی زور طاعون ترقی پر ہے۔

فریخ تلمرہ کے مقام چندنگر مین (متصل کلکتہ) ۳۰ کو سخت آگ لگی بیس مکانات راکھ ہوگئے

جاپان مین امریکن کے خلاف نفرت کا فیلنگ تیز ہے۔ خوف ہے کہ جاپانی دوستی و تجارت کھو جائین۔

امرتسر مین افواہ ہے کہ سررشتہ تعلیم کے حلقے مین انقلاب ہوا چاہتا ہے۔ حلقہ امرتسر کے انسپکٹر مدارس صدر بجائے امرتسر کے گورداسپور کو منتقل کر دین گے اور اس کے بعد کوئی وجہ نہین ہے۔ کہ وہ حلقہ گورداسپور نہ کہلائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ٹیچران کی تربیت کے لئے گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ خاص گورداسپور مین ایک جدید نارمل سکول جاری کیا جاوے اور جہان نارمل سکول ہے انسپکٹر صاحب کا وہین رہنا ضروری ہوگا یہ بھی خبر ہے کہ امرتسر ٹمپرنس ایسوسی ایشن کی تاثیر زبردست ہے بروے ان قواعد کے کسی گرجہ یا مسجد یا مندر یا مدرسہ کی نواح مین شراب کی دوکان نہین کھول سکتے ہین۔ اس قاعدہ کا حوالہ دے کر ایسوسی ایشن مذکور شراب فروشی کی چھ دکانین بند کرا چکی ہے اور دو اور دوکانون کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ عجب نہین کہ ان کو بھی بند کئے بغیر نہین چھوڑے گی

بدر صادق

۱۳ - رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۴

بعض لوگ افطار کے وقت میں بہت تنگی کرتے ہیں۔ جب تک کہ آسمان پر سیاہی نہ پھیل جاوے۔ تب تک افطار نہیں کرتے۔ یہ درست نہیں۔ خواہ مخواہ اپنے آپ کو تنگی میں ڈالنے سے خدا راضی نہیں ہوتا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ افطار میں جلدی کیا کرو۔ کیونکہ افطار میں دیر کرنا یہودیوں کی عادت ہے۔ ہمارے ملک میں ہندوؤں کی عادت ہے۔ حاملہ عورت اور جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اور بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت۔ ان کے واسطے جائز ہے کہ روزہ نہ رکھیں۔ اور اس کے عوض (اگر طاقت ہو) تو ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

روزے کا بڑا مطلب یہ ہے کہ انسان تقوے میں ترقی کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ و شرابہ رواہ البخاری۔ روایت ہے۔ ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ چھوڑے باطل بولنا اور برے کام کرنا پس اللہ کو اس بات کی کچھ حاجت نہیں کہ اس نے اپنا کھانا پینا چھوڑ دیا۔

مثل مشہور ہے کہ نے نماز اور نے عمل روزہ دار لیا ہے۔ جیسا کہ بیل بھوکا پیاسا تھان پر بندھا رہے۔

اخراجات لنگر خانہ مسیح موعود — گذشتہ پرچہ اخبار میں ناظرین نے سید حامد شاہ صاحب کا مفصل مضمون در بارہ مصارف لنگر خانہ پڑھا ہوگا۔ شاہ صاحب موصوف کو چونکہ سلسلہ حقہ کے انتظامی معاملات پر غور کرنے اور ان کی طرف توجہ کرنے کے ساتھ خاص دلچسپی ہے۔ اس واسطے ان کو لنگر خانہ کے مشکلات سے اطلاع ہوئی۔ ورنہ یہ مشکلات اس قسم کے ہیں۔ کہ قادیان میں رہنے والوں میں سے بھی تھوڑوں کو ہی اس سے پورے طور پر اطلاع ہو سکتی ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ لنگر کا انتظام ہمیشہ سے خود حضرت اقدس کے ہاتھ میں ہے۔ اور حضرت کے تمام معاملات ہمیشہ توکل پر چلتے ہیں۔ اگر ایسا موقعہ بھی آ پڑے اور آ جاتا ہے۔ کہ آپ کے پاس ایک روپیہ بھی نہ ہو۔ اور لنگر کا مہتمم آٹے کے خریدنے کے واسطے ایک صد روپیہ مانگتا ہوا دروازہ پر کھڑا ہے۔ تو حضرت کی عادت نہیں کہ وہ کسی کے سامنے ذکر کریں۔ کہ آج لنگر کے خرچ کی یہ ضرورت ہے۔ اور خدا تعالے اور ہمیشہ ایسے مشکل اوقات پر کوئی نہ کوئی سامان بہم پہنچا ہی دیتا ہے۔ جو شخص بطور خود حضرت کی خدمت میں کچھ نذرانہ پیش کرتا ہے۔ یا اسے بذریعہ منی آرڈر بھیجتا ہے۔ وہ حضرت کے پاس پہنچتا ہے۔ لیکن جو نہیں دیتا اس سے کبھی مانگا نہیں جاتا۔ پس اس صورت میں احباب کے واسطے خود ہی لازم ہے کہ وہ خود لنگر کے واسطے فکر کریں اور یہ تجویز شاہ صاحب موصوف نے ناظرین کے سامنے پیش کی ہے۔ میرے نزدیک وہ بہت عمدہ ہے۔ اور اس پر ضرور عملدرآمد ہونا چاہیئے۔ یہ الٰہی سلسلہ ہے خدا تعالے نے اس کی بنیاد رکھی ہے اور خدا کے وعدے سچے ہیں۔ جس عمارت کی بنیاد خدا تعالے کے حکم اور وحی سے رکھی گئی ہے۔ وہ تھوڑے دنوں میں ایک محل بن جائیگا۔ اور دوستوں کے واسطے آرام کی جگہ ہوگا۔ اور دشمنوں کے واسطے موتوا بغیظکم کا آواز سنائیگا۔ یہ تو ہوگا اور ضرور ہوگا مگر مبارک ہیں وہ جن کی کمائی کی ایک اینٹ ابھی سے اس محل میں لگ جائے۔ کیونکہ بعد میں حصول ثواب کے یہ موقع باقی نہ رہیں گے۔

ڈاکخانہ قادیان - ابھی چند سالوں کی بات ہے۔ کہ ڈاکخانہ قادیان ایک مدرس پرائمری کے پاس تھا جس کو شاید دو تین روپیہ ماہوار الاؤنس ملتا تھا اور قادیان کی ڈاک کی تھیلی اتنی چھوٹی ہوتی تھی۔ کہ اس سے کئی گنی بڑھ کر اب قادیان کے ایک ایک عملہ کی ڈاک ہوتی ہے یہاں سے باہر جانے والی ڈاک اگر ایک میگزین کو ہی دیکھا جاوے۔ تو روانگی کے دن دو ڈاکخانوں کا کام ہوتا ہے لیکن باہر سے یہاں آنے والی ڈاک کا یہ حال ہے۔ کہ بعض دفعہ صرف بدر کے دفتر اور اس کے اہل عملہ کی ڈاک پوری تھیلی سے کم نہیں ہوتی۔ ٹھیک اندازہ تو افسران ڈاکخانہ ہی کر سکتے ہیں۔ مگر اخباروں کی طرف دیکھا جاوے۔ تو اس سارے ضلع میں کسی ڈاکخانہ سے کبھی اس قدر اخبارات روانہ نہیں ہوتے جس قدر قادیان سے۔ بلکہ مجھے تو معلوم نہیں کہ ضلع گورداسپور کے کسی اور شہر سے کوئی ایک اخبار بھی نکلتا ہو۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں کی برکت ہے۔ کہ ایک چھوٹا سا گاؤں دن بدن اس قدر ترقی کر رہا ہے۔ کہ ایک شہر بنتا جاتا ہے۔ ڈاکخانہ کے ذکر میں اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ یہاں کے سب پوسٹ ماسٹر منشی اللہ دتا صاحب کے کام پر ان کے نگران افسروں نے ہمیشہ نہایت خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ان سے پہلے جو صاحبان یہاں سب پوسٹ ماسٹر رہے ہیں وہ ہمیشہ کام کی کثرت کی شکایت کرتے تھے۔ حالانکہ اس وقت اتنا کام نہ تھا۔ جتنا کہ اب ہے۔ ایسے لائق اور کارکن کی امید ہے۔ کہ محکمہ ڈاکخانہ ضرور قدر اور عزت افزائی کرے گا۔

مشنری لیڈیاں - صاحبہ اخبار عام ایک ہندو لڑکی کے مشنری لیڈیوں کے زیر علاج ہونے پر گم کئے جانے اور اسپر مفسدہ پردازی کا ذکر کرکے شکایت کرتے ہیں کہ مشنریوں کی ایسی کارروائیاں ان کے رفاہ عام کے کاموں پر پانی پھیر دیتی ہیں اصل بات یہ ہے کہ مشنری صاحبان حسن نیت کے ساتھ کوئی کام [illegible] وہ عام کی نہیں کرتے بلکہ ان کے ہر ایک کام [illegible] لوگوں کے دکھلانے کیواسطے بظاہران کے [illegible] فائدے کے لئے کیا جاتا ہے در اصل یہ نیت مخفی ہوتی [illegible] کسی نہ کسی حیلہ سے مخلوق

گرامی گرپیٹری

آریوں کے فرقے کو پیدا ہوئے ہنوز کوئی تیس چالیس کے قریب گذرے ہوں گے۔ کہ ابھی سے اس میں فرقہ بازیاں اور اختلاف در اختلاف شروع ہو گئے اور پھر تعجب یہ ہے کہ ان فرقوں کے بھی آگے مختلف فرقے بنتے جاتے ہیں۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو بہت بُرے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ اور ضخیم کتابیں صرف آپس کے ذاتی حملوں پر لکھ رہے ہیں۔ جس مذہب کی بنیاد روحانیت پر نہیں ہوتی۔ اور صرف ایک سوسائیٹی کے طور پر دنیاوی فرقہ ہوتا ہے۔ اس کا انجام یہی ہو سکتا ہے۔ آج کل گروکل کے ایک افسر صاحب نے ایک بڑی کتاب اپنے ایک مخالف آریہ کے جواب میں لکھی ہے۔ جس کا پڑھنا اس لحاظ سے دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔ کہ آریہ لیڈر آپس میں ایک دوسرے پر کس قدر حسن ظن رکھتے ہیں

یادگار پیشگوئی لیکھرام

لیکھرام کے متعلق پیشگوئی کے سچا واقع ہونے کی تاریخ دراصل تو ایک اسلامی یادگار ہے۔ مگر چونکہ اسلامیوں کو سر دست ایسے معاملات کی طرف توجہ نہیں۔ اس واسطے خود آریہ صاحبان ہی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی یادگار ہر سال قائم کر دیا کرتے ہیں۔ اور علاوہ سالانہ یادگار کے اور بھی کئی طرح سے یادگاریں قائم کی جا چکی ہے مثلاً رسالہ آریہ مسافر وغیرہ ان سب یادگاروں کے واسطے آریہ صاحبان کا شکریہ ہے۔ کہ وہ ایک عظیم الشان اسلامی صداقت کے نشان کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

پادری فتح مسیح

عیسائی اخباروں کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ پادری فتح مسیح صاحب چھاتی میں پانی بھر جانے کے سبب مر گئے ہیں۔ اور اخبار تحفۂ سرحدیون ان کے مرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی تعریف میں یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ اکثر مرزائیوں کے ساتھ ان کا تکرار ہا کرتا تھا۔ اس فقرہ کی کسیقدر تشریح کر دینا مناسب ہو گا۔ کہ مرزائیوں کے ساتھ پادری فتح مسیح کا تکرار کیا تھا۔ اور اس تشریح کے ذیل میں سب سے اول یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات اور پیشگوئیوں کا تذکرہ سن کر ایک دفعہ پادری فتح مسیح نے بھی یہ دعوے کیا تھا کہ مجھے الہامات ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے افسر پادری صاحب نے جو انگریز تھے صاف کہا کہ یہ جھوٹ کہتا ہے۔ ہمارے مذہب میں کسیکو ملہم نہیں مانا جاتا اور نہ ہم اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ اب کسی کو الہام ہو سکتا ہے بلکہ مذہب عیسوی کے رُو سے الہام کا دروازہ بالکل بند ہے۔ غالباً اُس انگریز پادری صاحب نے علیحدگی میں پادری فتح مسیح کو کوئی ڈانٹ بتلائی ہوگی۔ کہ اس دن کے بعد پھر انہوں نے الہام کا نام نہیں لیا۔ یہاں تک جس شخص کے مقابلہ میں یہ الہامی دعوی کیا تھا اس کے دیکھتے دیکھتے ہی قبر میں جا پڑے۔ اور عیسائی اخباروں کو اس حسرت کا موقعہ دے گئے۔ کہ وہ ابھی تو پچاس برس کی عمر بھی نہ تھی کہ اس جہان کو چھوڑ گئے۔ ایک دفعہ پادری صاحب کی تحریک پر ایک بڑے جلسے میں عیسائیوں نے حضرت اقدس مسیح موعود کو کہا کہ اگر آپ کو الہام ہوتے ہیں۔ تو ہم ایک بند لفافے میں کچھ مضمون لکھتے ہیں۔ آپ بتلا دیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے میں بتلاؤں گا۔ مگر پادری صاحبان کو حوصلہ نہ پڑا۔ اور اس واسطے وہ اس امتحان سے خود بھی باز آئے۔ رسالہ نور القرآن کا حصہ دوم بھی پادری صاحب ہی کے چند سوالات کے جوابات میں لکھا گیا تھا اور جب وہ رسالہ پادری صاحب کو بھیجا گیا۔ تو دندان شکن جواب دیکھ کر جب سوچا کہ اب اس کا جواب لکھنا ناممکن ہے۔ تو نہایت تنگ ظرفی کے ساتھ سارے رسالے کو سیاہی کے ساتھ ملوث کر کے واپس کر بھیجا۔

بڑے گرجے میں جنگ

اخبار نور افشاں ۲۶ اکتوبر کے پرچہ میں یورپ کے آزاد خیالوں کے ہاتھوں جو صدمہ عیسویت کو پہنچ رہا ہے۔ اس پر گریہ و زاری کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"تمام یورپ میں سے فرانس ایک ملک ہے جس میں دہریوں اور آزاد خیالوں کا بڑا زور رہتا ہے ایسا کہ ملک کو مذہب سے بالکل علیحدہ کر دیا گیا ہے ۱۱ ستمبر کو فرانس کے شہر مولنز میں نئے بشپ کے جس کو پوپ نے حال ہی میں مقرر کیا تھا۔ شہر میں داخل ہونے کی تقریب پر ایک سخت بغاوت نمایاں ہوئی۔ رومن کیتھولکوں نے اس نئے بشپ کا بڑی شان و شوکت اور ادائے رسومات مقررہ سے خیر مقدم کیا۔ بہت سے لوگ سٹیشن سے کیتھڈرل تک اس کے ہمراہ تھے مگر فرانس کے آزاد خیال والوں نے ایک جتھا بنا کر بشپ صاحب مذکور کا خوب تمسخر اڑایا اور اس پر تالیاں بجائیں اکثر آزاد خیال والوں نے یہی چاہا۔ کہ بشپ صاحب کی گاڑی کو اُلٹ دیں۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ کیونکہ ان کی گاڑی کے گرد رومن کیتھولکوں کا ایک بڑی مضبوط باڈی گارڈ تھی۔ لوگوں کے بڑے نعروں اور خوشی کے شور کے ساتھ بشپ صاحب کیتھڈرل میں رونق افروز ہوئے یہاں پر ایک بڑی جماعت آپ کی منتظر تھی۔ داخل ہوتے ہی دروازے بند کر لئے گئے اور آزاد خیال والوں نے گرجے کو باہر سے محصور کر لیا۔ پہلے تو وہ سب باغیانہ نعرے مارتے اور مغویانہ گیت گاتے رہے۔ مگر آخر کار انہوں نے کیتھڈرل کے ایک پہلو کا دروازہ توڑ ہی لیا اور اندر گھس گئے جانبین میں خوب لڑائی ہوگی اور بہتوں کے سر پھوٹے تا وقتیکہ سپاہیوں نے امن قائم کیا۔ کیتھڈرل کے چاروں طرف سوار حفاظت کے لئے مقرر کئے گئے اور کل رسم بہ امن و امان ختم ہوئی۔"

دراصل اس ساری خرابی کا ذمہ وار خود عیسوی مذہب ہے۔ اگر یسوع جیسا مثلث خدا یورپ کے لکھے پڑھوں کے آگے پیش نہ کیا جاتا تو وہ خدا کے منکر ہی کیوں ہوتے۔

[illegible]

درس قرآن

سورۃ النصر

(گذشتہ سے پیوستہ)

فتح مکہ اس سورہ شریف میں اذا جاء نصر اللہ والفتح میں لفظ ... فتح سے مراد فتح مکہ ہے فتح مکہ کو فتح الفتوح ہی کہتے ہیں کیونکہ یہ فتح تمام اسلامی فتوحات کی ابتدا تھی۔ فتح مکہ کا واقعہ اسطرح سے کہ ہجرت کے چھٹے سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک رویا دیکھا کہ آپ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ کو گئے ہیں اور وہاں مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہوئے ہیں۔ اور سر منڈاتے ہیں اور بال کترواتے ہیں۔ جیسا کہ مکہ معظمہ میں سے احرام کھولنے کے بعد کیا جاتا ہے چونکہ اس وقت مسلمان کفار کے ہاتھوں سے بہت تکلیف اٹھا رہے تھے اور مکہ میں کفار کا غلبہ تھا اور مسلمانوں کو زیارت کعبۃ اللہ کے حصول میں بہت مشکلات کا سامنا ہوتا تھا۔ اس واسطے اس بشارت کا شوق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہی کہ وہ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا ایمان لا کر اور خدا تعالیٰ کی فرمودہ باتوں کے پورا ہو جانے پر یقین کر کے ان کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا کیا کرتے ہیں اسیطرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رویا کی سچائی پر یقین کر کے سفر مکہ کی تیاری کی اور چودہ سو اصحاب کے ساتھ شہر مکہ کی طرف آئے۔

بعض نادان لوگ ایسے موقعہ پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ پیشگوئی کو پورا کرنے کیواسطے کوشش کیوں کیجاتی ہے۔ وہ تو خدا کا وعدہ ہے ہر حال پورا ہوگا ایسے اعتراضات تمام انبیاء پر کفار نے کئے اور اس زمانہ کے بدقسمت لوگوں نے بھی یہ اعتراض خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود پر کئے کہ مثلاً مقدمہ کے وقت آپ نے لیڈر کیوں کھڑا کیا اور شادی کے موقع پر آپ نے خط و کتابت وغیرہ کوششوں میں کیوں حصہ لیا۔ تعجب ہے کہ یہ اعتراض خود مسلمان اور دوسرے اہل کتاب عیسائی بھی کرتے ہیں۔ جنکی کتب میں انبیاء کی اس سنت کی بہت سی نظیریں موجود ہیں۔ مسلمانوں کیواسطے تو خود یہی ایک قصہ کافی ہے۔ جو اس سورۃ شریفہ کے متعلق بیان ہوتا ہے اور عیسائیوں کیواسطے خود یسوع کی انجیل میں بہت سے ایسے واقعات موجود ہیں۔ یسوع بچہ ہی تھا کہ اسکی جان بچانے کے واسطے اسے مخفی طور پر ملک مصر میں لے گئے۔ اور پھر عین نبوت کے زمانہ میں جب دشمنوں سے خوف پڑا۔ تو اپنے شاگردوں کو حکم کیا کہ تلواریں خریدو تاکہ میں ایسا ہو۔ مسیح نے پھر زمین کی توریت کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے خود گدھی کا بچہ منگوایا تاکہ اس پر سوار ہو۔ غرض ایسے طریق پر اعتراض کرنا ایک جاہل متعصب کا کام ہے۔ منہ دنیا کے اندر ہم دیکھتے ہیں کہ جب مثلاً ایک بادشاہ ایک محل کے طیار کرنے کے واسطے حکم کرتا ہے۔ تو خدام اور ملازمین اس حکم کی تعمیل میں دل و جان سے مصروف ہو جاتے ہیں اور وہ محل طیار ہو جاتا ہے۔ کوئی ظاہری نظر سے دیکھنے والا نادان کہہ سکتا ہے کہ یہ محل فلاں معمار یا مزدوروں نے بنوایا ہے۔ تاہم دانا لوگ جانتے ہیں کہ اس محل کا اصل بانی بادشاہ ہے جو اس کا حکم ہے۔ ورنہ کسی کی کیا طاقت تھی کہ کوئی ایسا محل طیار کر دیتا۔ گو یہ مثال ادنیٰ درجہ کی ہے۔ تاہم اس سے ایک نہیم سمجھ سکتا ہے کہ جب کبھی احکم الحاکمین بادشاہ کا حکم کسی امر کے واسطے ہوتا ہے کہ ایسا ہو تو اس محل کے تیار کرنے کے تمام سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور کوئی رکاوٹ باقی نہ رہیگی اور ہمیں کامیابی ہو جاوے۔ اور اس یقین کو ساتھ لیکر وہ کام شروع کر دیتا ہے اور اس کے واسطے تمام اسباب بامراد ہو جانے کے پہنچتے چلے جاتے ہیں۔ اسیطرح ایک مامور من اللہ خدا کے حکم پر پورا یقین اور ایمان رکھکر اس کو پورا کرنے کے درپے ہو جاتا ہے۔ اس کا خود پیشگوئی کے پورا کرنے میں مصروف ہو جانا اس کے اعلیٰ ایمان اور یقین اور صداقت کی ایک بین دلیل ہوتی ہے اگر کسی اس الہام کی سچائی پر یقین نہ ہوتا اور اسے یہ کچھ وہم اور وسوسہ ہوتا تو وہ ہرگز اسکی طرف متوجہ نہ ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماوے کہ تجھے یہ دیویں گے اور تیری نسل سے ہوگا تو کیا وہ فکر نہ کرے۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عازم بیت اللہ شریف ہوئے لیکن جب آپ مقام حدیبیہ پر پہنچے جو مکہ سے نو کوس کے فاصلہ پر ہے۔ تو آپ کو معلوم ہوا کہ کفار مکہ جنگ کرنے کی آمادہ ہیں اور آپ کو زیارت کعبہ سے روکتے ہیں۔ آپ کی عادت تھی کہ باوجود مشرکین کی سختی کے ہمیشہ ان پر نرمی کرتے تھے اور کبھی کسی معاملہ میں جبتک کسی کو ضرر نہ ہو پیشدستی نہ فرماتے تھے۔ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو معہ دو اور اصحاب کے اہل مکہ کیطرف بھیجا کہ میں جنگ کیواسطے نہیں آیا۔ صرف زیارت کعبہ کے لئے آیا ہوں۔ اور بعد زیارت کعبہ واپس مدینہ منورہ کو چلا جاؤنگا۔ حضرت عثمان جب کفار کے پاس پہنچے۔ تو انہوں نے حضرت عثمان کو کہا کہ تم کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہو تو کرلو اور واپس چلے جاؤ انہوں نے جواب دیا میں اکیلا طواف نہیں کرونگا جب حضرت رسول کریم کریں گے۔ تو میں بھی کرونگا اس قسم کی گفتگو میں قریش نے روک رکھا اور یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمان کو کفار مکہ نے قتل کر دیا اور ممکن ہے کہ انکی نسبت قتل کر دینے کی ہو کیونکہ اسیوقت اسی کفار مسلمانوں پر شبخون کرنے لگے۔ مگر گرفتار ہو گئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی شرارت اور فساد کی خبر ملی۔ تو آپ نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور ایک کیکر کے درخت کے نیچے ان سے بیعت لی۔ سب نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کی قربان کرنیکا صدق دل سے اقرار کیا۔ اتنے میں حضرت عثمان چند کفار کے ساتھ جو صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے آئے تھے پہنچ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کفار کی شرارتوں کے اور فساد کی نیتوں کے اور سخت شرائط پیش کرنے کے انہیں کی پیشکردہ سب باتیں مانکر صلح کر لی۔ جو اسی آدمی کفار کے حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے وہ بھی چھوڑ دیئے اور ایسی شرطیں مان لیں جس سے کفار کا بڑا غلبہ اور رعب بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ اور مسلمان بہت کمزور اور نیچے دکھائی دیتے تھے۔ چنانچہ ایک شرط یہ تھی کہ اس سال بغیر زیارت کعبہ واپس چلے جائیں۔ پھر یہ کہ دوسرے سال آویں۔ وہ تین دن سے زیادہ نہ ٹھیریں۔ اور مسلمانوں کے ہتھیار بند ہوں پھر ایک شرط یہ بھی کی تھی۔ کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ میں چلا آئے تو اہل مکہ کو واپس کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص مدینہ سے بھاگ کر مکہ میں آجاوے۔ تو اہل مکہ واپس نہ دیں گے۔ ایک شرط یہ بھی تھی کہ اہل مکہ میں سے جس قوم کی مرضی ہو۔ اسوقت مسلمانوں کیطرف ہو جائے اور جسکی مرضی ہو اہل مکہ کے ساتھ رہے اور آئندہ انکے مطابق قوموں کی باہمی تقسیم رہے چنانچہ ایک قبیلہ جسکا نام [illegible] تھا۔ قریش کے معتقد عہد میں ہوا

اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے۔

ان شرائط کے بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بدون اداے رسم مدینہ کو واپس چلے آئے اور اسی مقام حدیبیہ پر قربانی ذبح کر دی۔ اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا۔ حدیبیہ سے واپس ہوتے وقت سورہ فتح نازل ہوئی۔

جب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے بعد واپس مدینہ کو تشریف فرما ہوئے تو کچھ عرصہ کے بعد کفار مکہ نے عہد و پیمان کو توڑ دیا۔

مکہ کے قبائل میں سے بنو بکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش کے عقد و عہد میں ہوا تھا اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے تھے۔ بنو بکر اور خزاعہ میں باہم مدت سے جنگ و جدال چلا آتا تھا اسوقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیوں کے مقابلہ کے نئے شغل نے ان دونوں قوموں کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا ہوا تھا اب جبکہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہو گئی۔ تو اس جنگجو قوم کو نچلا بیٹھنا محال ہو گیا لگے کوئی بہانہ لڑائی تلاش کرنے۔

نوفل بن معاویہ بن نفاثۃ الدیلی بنو بکر میں سے ایک نامور سپاہی تھا۔ اس نے خزاعہ قوم پر شبخون مارا۔ خزاعہ کے لوگ اس وقت بیخوف و خطر و بیخبر نام چشمے پر غافل پڑے تھے۔ نوفل کے حملے سے چونک اٹھے۔ اور لڑائی شروع ہو گئی۔ وہاں کفار مکہ نے پہلے تو انکی امداد ہتھیاروں سے کی اور جب اندھیرا ہو گیا۔ تو بنو بکر کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جب بنو بکر کو اہل مکہ کی مدد ہو گئی تو خزاعہ قوم کمزور ہو گئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر میں پناہ گزین ہوئے۔ مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بہت مارے گئے۔ صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھکر وہ بھاگ گئے۔ اور انہوں نے اپنے مامن کو پہنچکر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں روانہ کیا۔ عمرو بن سالم نے عرب کے طریق و رواج کے مطابق اشعار میں اپنا حال حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ خزاعہ صلحنامہ کے مطابق اسلامیوں کی طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا انکے خلاف سازش کرنا اور انکو اسطرح سے قتل کرنا دراصل اسی سبب سے تھا ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا

نُصِرتَ یا عمرو بن سالم

ادہر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے اور ابوسفیان اپنے رئیس کو اس بد افعالی کی ثمرات سے بچ رہنے کی تدابیر کے واسطے مدینہ روانہ کیا۔ ابوسفیان کو یقین تھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی ابتک خبر نہیں۔ اس خیال پر اس نے اپنے دل میں ایک چالاکی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود نہ تھا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ عہد سابق کی تجدید کریں۔ اس عہد نامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑہا دیجاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی بدعہدیوں کو بارہا دیکھ چکے تھے اور خزاعہ کے مقابلہ میں بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعہ پہونچ چکی تھی۔ آپ نے ابوسفیان کو جواب دیا۔ کہ کیا تم نے کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابوسفیان نے کہا معاذ اللہ ایسا نہ ہو۔ کیا ہم ایسے ہیں۔ کہ عہد توڑ ڈالیں گے تب آپنے فرمایا۔ الحال سابق عہد و پیمان کو رہنے دو۔ آخر ابوسفیان واپس مکے کو چلا گیا۔

ابوسفیان کے جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ وسلم نے ایک سفیر مکہ کو بھیجا۔ اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیدو۔ یا بنو بکر کی حمایت اور جانبداری سے الگ ہو جاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے۔ اسے پھیر دو۔ اہل مکہ نے خیال کیا۔ کہ اہل اسلام ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں اور اس نصرت الٰہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام کی سچے اسلام کی ہمیشہ حامی و مددگار ہے۔ انہوں نے صلح کا عہد پھیر دیا قطع عہد اور انکی بدایمانی اور خزاعہ کا بدلہ لینے کیلئے آپ نے مکہ پر چڑہائی کی چنانچہ مکہ فتح ہوا۔ اور اس حملے میں وہ نرمی اور اخلاقی عفو کی آپنے پابندی کی جسکی نظیر دنیا میں مفقود ہے۔ فرمایا جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں گھس جائے اسے امان۔ جو کوئی مسجد میں چلا جائے اسے امان۔ غرض مطابق پیشگوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر بجبر مسلمان نہ کیا گیا۔

اس جگہ سارہ والے واقعہ کا بیان کر دینا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا اور وہ اسطرح سے ہے کہ سارہ نام ایک عورت جو کہ مکہ میں رہتی تھی اور خاندان بنی ہاشم کے زیرسایہ پرورش پایا کرتی تھی ان ایام میں جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے واسطے کوچ کی طیاری کی آپ کے پاس مکہ میں آئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تو مسلمان ہو کر مکہ سے بھاگ آئی ہے اس نے جواب دیا کہ نہیں کہ میں مسلمان ہو کر نہیں آئی بلکہ بات یہ ہے کہ میں اسوقت محتاج ہوں اور آپکا خاندان ہمیشہ میری پرورش کیا کرتا ہے اسواسطے میں آپ کے پاس آئی ہوں تاکہ مجھے کچھ مالی امداد مل جائے اسپر آنحضرت نے بعض لوگوں کو فرمایا اور انہوں نے اس کو کچھ کپڑا اور روپیہ وغیرہ دیا جس کے بعد وہ واپس اپنے وطن کو روانہ ہو گئی جب روانہ ہونے لگی تو حاطب نے جو کہ اصحاب میں سے تھا اس کو دس درہم دیئے اور کہا کہ میں تجھے ایک خط دیتا ہوں۔ یہ خط اہل مکہ کو دیدینا۔ اس بات کو اس نے قبول کیا اور وہ خط بھی لیگئی۔ اس خط میں حاطب نے اہل مکہ کو خبر کی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر چڑہائی کا ارادہ کیا ہے تم ہوشیار ہو جاؤ۔ وہ عورت ہنوز مدینہ سے روانہ ہی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی الٰہی خبر ملی کہ وہ ایک خط لیکر گئی ہے۔ چنانچہ آپنے اسیوقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معہ عمار اور ایک جماعت کے روانہ کر دیا کہ اسکو پکڑ کر اس سے خط لے لیں اور اگر نہ دے تو اسے ماریں۔ چنانچہ اس جماعت نے اس کو راہ میں جا پکڑا۔ اس نے انکار کیا اور قسم کھائی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں۔ جسپر حضرت علی نے تلوار کھینچ لی اور کہا کہ ہم کو جھوٹ نہیں کہا گیا بذریعہ وحی الٰہی کے خبر ملی ہے خط ضرور تیرے پاس ہے۔ تلوار کے ڈر سے اس نے خط اپنے سر کے بالوں سے نکالدیا۔ جب خط آگیا اور معلوم ہوا کہ وہ حاطب کی طرف سے ہے تو حاطب بلایا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ یہ تو نے کیا کیا اس نے کہا مجھے خدا کی قسم ہے کہ جب سے میں ایمان لایا ہوں کبھی کافر نہیں ہوا۔ بات صرف اتنی ہے کہ مکہ میں میرے قبائل کا کوئی حامی اور خبرگیر نہیں ہے اس خط سے صرف یہ فائدہ حاصل کرنا چاہا تھا کہ کفار میرے قبائل کو دکھ نہ دیں حضرت عمر نے چاہا کہ حاطب کو قتل کر دیں مگر آنحضرت نے منع کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اصحاب بدر پر خوشنودی کا اظہار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو چاہو کرو [illegible]

شعر و سخن

رباعی در شان امام علیہ السلام

رنجور ترے در سے دوا پاتے ہیں
بیمار ترے دم سے شفا پاتے ہیں
اے مہدی وقت رہنمائی سے تری
بھولے ہوئے سب راہ خدا پاتے ہیں

نظم

اے دوستو اٹھو کہ یہ وقت امام ہے
یہ وہ امام وقت ہے جسکو رسول نے
تجدید دین میں وہ شب و روز ہی مگن
ہرگز وہ کھانے پینے میں پاتا نہیں مزا
دل میں ذرا نہیں زر و گوہر کی دوستی
رگ رگ میں رچ گئی ہے مئے حب احمدی
یار ازل کے حسن پہ مرتا ہے روز و شب
احمد میں مرٹے احمد مرسل بنا ہے وہ
اسلامیون کے سر سے اس نے دیا نکال
عیسے کو آسمان پہ سلایا ہے خلق نے
[illegible] جبین جناب [illegible] غضب
پڑتی ہیں اسپہ گالیاں کیوں شیخ و شاب کی
بس اتنی بات پہ کہ ہیں لاکھوں مرید
کہتا ہے وہ یہ ان کو باتیں خدا نے کی
کہہ دو کہ یہ کرشمے خدا نے دکھائے ہیں
عیسے تو مرچکے ہیں یہ اپنے مسیح ہیں
سایہ میں اس کے بدلے پایا ہے پیر کمال
[illegible] کیا ہے ہاتھ ہر یا وہ گو کا بند
[illegible] تیری خدمت دین کا [illegible]
صادق کی خدمت [illegible] ملیگا [illegible]

دراصل کام آج مرجع ہر خاص و عام ہے
[illegible] ہاتھ پہلے سے کھینچا سلام ہے
تائید حق کی اسکو لگن صبح و شام ہے
یہ لطف ہے کہ نام خدا اسے ہی کام ہے
شہرت طلب ہے اور نہ جویائے نام ہے
محبوب [illegible] کے پیار سے لبریز جام ہے
دل میں جو اس کے حب بقا و دوام ہے
احمد ہی کا وہ دل و جان سے غلام ہے
عیسی کی زندگی کا جو سودائے خام ہے
اس اضطراب میں اسے سونا حرام ہے
[illegible] لوگو! مقام ہے
کیوں ہر طرف سے مورد تیر ملام ہے
کیوں اس کے در پہ خلق کا یہ ازدحام ہے
لکھتا ہے وہ کہ مجھ سے خدا ہمکلام ہے
یہ رب ذو الجلال کا سب انتظام ہے
یہ اس خدائے پاک کا سچا پیام ہے
سوچ سکے پر تو سے پہ قمر کا نظام ہے
تا بو [illegible] اس کی باگ سے ہر بدلگام ہے
[illegible] خدا کا دل میں جو کچھ احترام ہے
[illegible] چند سے بدر کا یہ التزام ہے

[illegible]

سید محمد علیشاہ صاحب سید الزالی سے مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ان کے والد بزرگوار جناب سید امیر علیشاہ صاحب [illegible] چند روز خفیف بخار میں مبتلا رہ کر [illegible] سہ شنبہ کو وہاں [illegible] کے بعد رات کو بوقت ۸ بجے راہگرائے عالم جاودانی ہوئے۔ [انا] للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک نیک بخت بزرگ تھے [حضرت] اقدس مسیح موعود کے ساتھ کمال محبت کا تعلق آپ کو حاصل تھا۔ [جس] کی وجہ زیادہ تر یہ تھی کہ قریباً ہر شب کو وہ کسی گذشتہ ولی اللہ یا نبی اللہ یا خود آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضرت مرزا صاحب کے مسیح و مہدی ہونے کی تصدیق سنا کرتے تھے۔ کئی سو دفعہ آپ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔ چنانچہ اس کے متعلق آپکے بہت سے اشتہار بھی شائع ہو چکے ہیں۔ جو مخالف پیرزادوں اور نام کے صوفیوں کے واسطے ایک کافی حجت ہے۔ اللہ تعالے نے مرحوم کو جنت نصیب کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے۔ آمین۔

بدر خواتین

حضرت اقدس بارہا فرمایا کرتے ہیں اور تاکید کیا کرتے ہیں۔ کہ عورتوں کے ساتھ نرمی اور محبت کا سلوک کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ انسان کا کمزور حصہ ہیں عورتوں کو قدرتاً وعظ و نصیحت کے سننے کا اور دینی علوم کے مطالعہ کا بہت ہی کم موقعہ ملتا ہے۔ لیکن جو کچھ وقت اور فرصت دینی علوم کے حصول کے واسطے عورتوں کو میسر آسکتا ہے۔ وہ بھی اس زمانہ کی بد رسوم کے مطابق انہیں نصیب نہیں ہو سکتا۔ عورتوں کی تعلیم کی طرف ہمارے ملک میں بہت ہی کم توجہ ہے اور یہی حال عموماً احمدی جماعت میں بھی اس پرانی رسم کے مطابق ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ عورتوں کی اصلاح کی طرف خاص توجہ کریں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اصحاب کے درمیان عورتیں دینی واقفیت سے بہت سا حصہ حاصل کئے ہوئے ہوتی تھیں۔ یہاں تک کہ جہاد کے موقعہ پر بھی میدان جنگ میں اپنے خاوندوں اور رشتہ داروں کے ساتھ ان کا ہاتھ بٹایا کرتی تھیں۔ عورتوں کے متعلق دینی مسائل کا بہت سا حصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اقوال سے اور آپ کی معرفت سنی ہوئی احادیث سے حل ہوتا ہے۔ اخبار بدر میں جب سے یہ کالم کھولا گیا ہے۔ صرف تین بہنوں نے اب تک اس طرف توجہ کی ہے۔ اہلیہ ملک کرم الہی صاحب نے۔ اہلیہ اکمل صاحب نے اور بنت غلام محمد پھلوری صاحب نے اور بس۔ خدا تعالے ان کو جزائے خیر دے۔ اور دوسری بہنوں کو بھی اس نیک کام میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

دعا مدد — محمد اکرام احمدی چانگریاں سے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کا فرزند محمد حسن بیمار ہے۔ احباب سے دعا کے واسطے درخواست ہے۔

درخواست دعا — بھائی غلام احمد صاحب مہجور کشمیری عرصہ سے بیمار ہیں۔ اس لئے احباب سے التماس ہے۔ کہ ان کے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالے محض اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرما دے۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار محمد حسین کاتب

اِنِّی مُہِینٌ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ

الحکم اور وطن

(رقم زدہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب)

میرے دوستو میں اسوقت ایک ایسے معاملہ کی نسبت قدم اٹھانے لگا ہوں جسکی نسبت مجھے یہ ہے کہ میرا دل مجھکو ملامت کر رہا اور وہ ایک تازہ کفر فروشی ہے جسکا مرتکب ہندوستان کا مشہور مدعی حب الوطنی وطن کا ایڈیٹر ہے یعنی مدعی حب وطن کا ایڈیٹر کی اس کارروائی کی شدت جسکی بابت میں ابھی آپ کو کچھہ کہنا چاہتا ہوں ایڈیٹر الحکم نے ایک آرٹیکل لکھا تو میں نے [illegible] اوسکا خیال کیا اور نہ ابھی وہ وقت آیا تھا کہ پبلک کی آنکھیں بڑی بے صبری سے ایڈیٹر وطن کی طرف لگی ہوئی تھیں کہ اس زبردست اعتراض کا جواب وہ کیا دیتا ہے - مگر زیادہ انتظار نکرنا پڑا اور ایڈیٹر الحکم کیطرف ایڈیٹر وطن کا وہ کارڈ پہنچا جو کہ الحکم کے کالموں میں آچکا ہے اور پبلک اوس سے آگاہ ہو چکی ہے - اور اب مجھے مناسب نہیں ہے گا کہ میں اسکی نسبت کچھہ کہوں [illegible] کہ وطن میں مدت تک ایک اشتہار نکلتا رہا ہے جسمیں ایڈیٹر صاحب نے مسلمانوں کو تبدیل کتابوں کے خریدنے کی بہت ہی ترغیب دی اور ان کتابوں کو زیادہ اور مفید ثابت کرنے کیلئے بہت کوشش کی ہے - اور اپنے خیال فاسد میں مسلمانوں کو ان کتابوں کے پڑھنے کی اسقدر ضرورت سمجھی ہے کہ قومی ہمدردی سے مجبور ہو کر انکی قیمت بھی گھٹا دی اور جو کتاب بیس کی تھی اسکو بارہ روپیہ پر فروخت کرنیکا اعلان دیا اور جو کتاب چھہ کی تھی اسکی رعایتی قیمت دو روپیہ پر اکتفا کیا - یہ مقام بڑی ہی خوشی کا تھا - کہ ایک شخص اپنا حرج کر کے قوم کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے مگر افسوس کہ بہت دن اس خوشی سے مسرور ہونیکی نوبت بھی نہ آئی اور ابھی بہت کچھہ کمائی بھی نہ ہوئی تھی کہ ایڈیٹر الحکم نے راز فاش کر دیا اور جو پوشیدہ تھا اوسکو خدا کی عنایت سے کھولدیا - اور پبلک پر ظاہر کر دیا کہ یہ سب ایک دغا بازی تھی جو ایڈیٹر وطن نے بیچاری مردہ قوم کو لوٹنے کی غرض سے کی تھی - اور چاہتا تھا کہ رعایتی قیمت کے [illegible] کی ٹٹی کی آڑ میں غریب مسلمانوں کا شکار کھیلے - مگر چاہ کنندہ را چاہ در پیش - سوچا تھا کچھہ اور ہو گیا کچھہ اور بجائے اسکے کہ کچھہ روپیہ جمع ہوتا اور اس قابل تقلید خیال کی تکمیل کیلئے خرچ کیا جاتا جو ابھی ابھی آپ کو سوجھا تھا - یعنی اس روپیہ کو سود پر دیا جاتا اور [illegible] آپکو اس سے بہت کچھہ نفع اٹھانے کا خیال تھا - الٹی ذلت اور رسوائی اٹھانی پڑی اور اس قوم پر جسکے آگے آپ اپنے آپکو ایک متقی پارسا اور نیک ثابت کرنا چاہتے تھے کھل گیا کہ آپ بہت ایک نفس پرست انسان ہیں جسکو کہ سوائے روپیہ جمع کرنے کے کوئی فکر ہی نہ تھی وہ دغا بازی یہ تھی کہ ایڈیٹر صاحب وطن جن کتابوں کی اشاعت سخت ضروری سمجھتے تھے اور غریب مسلمانوں کو بار بار انکے خریدنے کی ترغیب دیتے تھے - وہ میور صاحب کی کتاب دربارہ رد اسلام اور ینابیع الاسلام وغیرہ ہیں اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ ان کتابوں کے مصنفوں نے کسطرح اسلام اور اسکے بانی پر حملے کئے ہیں اور کسطرح ہمارے برگزیدہ لوگوں کو برا بھلا کہا ہے اے ایڈیٹر وطن غور کر اور اپنے دل میں سوچ کہ کیا تو اسبات کو مناسب سمجھتا ہے کہ غریب مسلمانوں کو جو کہ آگے ہی بہت کچھہ صدمہ اٹھا چکے ہیں ایک اور دھکا دیا جائے اور انکو اس تاریکی کے گڑھے میں گرا دیا جائے جہاں سے نکلنا ناممکن ہو - اے بندہ خدا اپنے گریبان میں منہ ڈال اور دیکھہ کہ تو نے کیا کارروائی کی ہے - خدا سے ڈر کر جواب دے کہ کیا یہ تیری کارروائی خیانت من و مائی سے مبرا تھی؟ اور تو نے مسلمانوں کو زہر کھلانیکی کوشش کرنے میں ہی بس نہیں کی بلکہ تو نے رعایتی قیمت کا جھوٹا اشتہار دیا اور جو کتاب آٹھہ کو ملتی تھی وہ بیس کی ظاہر کر کے بارہ کو بیچنی چاہیں اور جو کتاب چھہ کو آتی تھی وہ [illegible] کی ظاہر کر کے [illegible] کو بیچنی چاہیں کیا یہ دھوکہ نہ تھا اور کیا اسکا نام فریب سے لوگوں کا مال لوٹنا نہیں - اے ایڈیٹر وطن اگر آپ میں کچھہ بھی حیا اور دانائی ہوتی تو آپ ہرگز ایسا کام نکرتے اور پیشتر اس اشتہار کے دینے کے سوچتے کہ میں کیا کام کرنے لگا ہوں - افسوس آپنے اول تو اسلام کو ایک سخت صدمہ پہنچانے کی کوشش کی اور مسلمانوں کو لوٹنا چاہا اور جب بعد ازاں آپکو ایک کھلی چٹھی کے ذریعہ ایڈیٹر الحکم نے متنبہ کیا اور اس خواب خرگوش سے جسمیں کہ آپ بیہوش پڑے سوتے تھے جگایا تو بجائے اسکے کہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے الٹا گلے کا ہار ہو گئے اور اس ضرب المثل کے مصداق بنکر کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے لگے ایڈیٹر الحکم کو آنکھیں دکھانے مگر اس غصہ بیجا سے اب کیا ہو سکتا ہے جو ہونا تھا وہ ہو چکا آپکو اسوقت عقل سے کام لینا چاہیے تھا جب آپ اس اشتہار کو لکھنے بیٹھے نہ کہ اسوقت جبکہ کمان سے تیر چھوٹ چکا تھا اور اب تو وہ "اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت" کا [illegible] مصداق ہے - اور آپکے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کھلی چٹھی کو پڑھکر جو الحکم میں شائع ہوئی تھی آپکے ہوش اڑ گئے ہیں اور ہواس نے آپکو جواب دے دیا ہے - ہاں کچھہ ہوش تو کرو کہ آپکا یہ جواب کہ ہم نے ان کتابوں کو اسلئے منگوایا اور شائع کرنا چاہا ہے کہ تا روشن خیال مسلمان انکو پڑھیں - اور یہ کہ جبتک ہم مخالفین اسلام کی کتابوں کو نہ دیکھیں "تو انکے خیالات سے کیسے آگاہ اور انکے تدارک و رد کے لئے کیسے تیار ہو سکتے ہیں" کس حد تک قابل پذیرائی ہے؟ کیا یہ جواب اس قابل ہے کہ اسکو باور کیا جائے؟ آپکو معلوم نہیں کہ قرآن شریف نے ایک [illegible] گروہ کی نسبت کیا کہا ہے جو بری باتیں شائع کرتا ہے [illegible] فرمایا ہے کہ شیطان تمکو فحشاء کی ترغیب دیتا ہے اور میں تمکو نیکی کی طرف بلاتا ہوں کیا ان لوگوں کا یہ حق نہ تھا جو اسوقت شیطان کے ہتھیار بن رہے تھے کہ فریاد کرتے کہ ہم تو صرف یہ باتیں اسلئے پھیلاتے ہیں - کہ مسلمان انسے آگاہ ہوں اور کفر کے جواب دینے کیلئے ہر وقت تیار رہیں کیا یہ لہو لعب کا جواب نہیں؟ کیا آپکو معلوم نہیں کہ ایسے لوگوں کے حق میں خدا تعالے نے کیا فرمایا ہے؟ - اور اگر آپکی بات کو مان بھی لیا جائے تو کیا یہ ممکن نہیں کہ میور وغیرہ بھی بڑے بڑے پارسا ہوں اور انہوں نے کسی مصلحت کی وجہ سے اپنے مذہب کو چھپایا - اور چونکہ مسلمان ان اعتراضات سے ناواقف تھے اسلئے انہوں نے کمر ہمت کسکر اسبات کی کوشش کی کہ ایسی کتابیں لکھیں جن سے مسلمانوں کو کفر کے برخلاف ایک جوش پیدا ہو اور وہ ان کی اعتراضات سے بھی بخوبی واقف ہو جائے - کیوں صاحب کیا ایسا نہیں ہو سکتا - اور کیوں میور کو آپ سے بڑھکر درجہ نہ دیا جائے اور یہ نہ سمجھا جائے کہ وہ حب قومی میں یعنی اسلام کی محبت میں گوئے سبقت لیگیا ہے - یا کم سے کم بائیبل بک سوسائٹی کو کیوں آپ پر سبقت نہ دی جائے کیونکہ وہ آپ سے بڑھکر کام کرتی ہے آپ تو غریب مسلمانوں سے روپیہ بھی لیتے ہیں اور وہ مفت لاکھوں اعتراضات جو عیسائیوں کے دلوں میں انکی کم فہمی کیوجہ سے اسلام پر ہوتے ہیں مسلمانوں میں شائع کرتی - اور کوئی دن نہیں گذرتا کہ دنیا کے کسی حصہ سے بائبل سوسائٹی کا کوئی دل آزار اشتہار نہ نکلتا ہو - آپ کہہ سکتے ہیں کہ میری نیت نیک تھی اور میں نے غلطی سے ایسا کام کیا مگر وہ رعایتی قیمت کا پُر فریب اشتہار اسوقت آپکی آنکھوں کے آگے آپکو خود اپنے نفس میں شرمندہ کریگا - کہ میں ظاہر کیا کرتا ہوں اور میرے دل میں کیا تھا - آپنے اپنے اس خط میں جو آپ نے ایڈیٹر صاحب الحکم کو لکھا ہے - یہ تحریر فرمایا ہے کہ اس کھلی چٹھی کو پڑھکر مجھکو رونا بھی آیا اور ہنسی بھی میرے خیال میں آپکو اسبات کے لکھنے کی کوئی بڑی ضرورت نہ تھی کیونکہ ہر ایک عقلمند انسان خوب سمجھہ سکتا ہے - کہ بیشک آپکو ہنسی بھی آئی ہوگی اور رونا بھی ہنسی تو اس لئے کہ نادان مسلمانوں نے کسطرح میری چرب زبانی سے پھسلائے جا کر [illegible] اس مضرت رساں کتاب کو خرید لیا اور رونا اسلئے کہ اب تو بنا بنایا کھیل بگڑ گیا اور نہ صرف آمدن بند ہوگی بلکہ گاہک کا ٹھیکہ گھاٹے میں لگیگا اے ایڈیٹر وطن آپ ذرا غور تو کریں کہ ہم لوگ کہاں تک آپکے جواب کو مان سکتے ہیں آپ اس تک اخبار میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ ایک صاحب دین اسلام سے برگشتہ ہو کر کوئی اور مذہب اختیار کرنے والے ہیں - چاہئے کہ جو صاحب انکو کچھہ سمجھانا چاہیں ایڈیٹر سے پتہ پوچھکر ان سے خط و کتابت کریں اور آپ یہ بھی تسلیم کر چکے ہیں کہ وہ ایک عہدہ دار اور گریجوایٹ ہیں (اگرچہ آپکی مہربانی سے انکا نام تو مجھکو معلوم ہے مگر چونکہ آپ نے اخفا کیا ہے اسلئے میں بھی ظاہر نہیں کرتا) اور ساتھہ ہی میور صاحب کی کتابوں کا بھی اشتہار دیتے ہیں - ہاں ایسے ایڈیٹر صاحب میں نہایت ہی ادب سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا ایسے ہی روشن دماغ لوگوں کیلئے آپنے میور صاحب کی کتابیں بڑی تجویز کی ہیں جیسے کہ مذکورہ بالا صاحب - اپنے دل میں سوچو اور غور کرو کہ کیا یہ ایسی ہی زہریلی کتابیں [illegible] نہیں

جو ایک شخص کو دین اسلام کو جھوٹے پیر مجبور کر رہا ہے - نہیں ایک نہیں آپ جیسی دی فدائیوں نے ہزاروں کو تباہ کیا ہے - اور خدا نخواستہ اگر چندے یہی حال رہا تو بہت سے اور فرقوں کو بھی آپ لے ڈوبیں گے - شاباش یہی خدمت دین ہے اور یہی بھی خواہی مسلمانان ہے جو کہ آپ کر رہے ہیں - بیشک جو بات حضرت آدم سے لیکر آج تک کسی نبی کی بھی سمجھ میں نہیں آئی وہ آج مولوی انشاء اللہ صاحب کی سمجھ میں آئی ہے اگر یہ درحقیقت مفید ہوتا تو پہلے تو نبی کریم مخالفین کے اعتراضوں کو اکٹھا کر کے اور لکھوا کر مسلمانوں میں عام طور سے شائع کرتے پھر حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اول کو چاہیئے تھا کہ مسیلمہ کذاب کی الفیں بالفیل ہزاروں کاپیاں مسلمانوں میں تقسیم کرتے تاکہ وہ ایک نئے مذہب کا جواب دینے کیلئے ہر وقت تیار رہیں - اور ایسا ہی حضرت عمرؓ پر لازم تھا کہ فارس کے فتح کرتے ہی جب مذہب زردشتی رکھنے والوں کا واسطہ مسلمانوں سے پڑا تھا تو زردشت کی چاروں کتابیں مسلمانوں کو بانٹتے تاکہ وہ ان لوگوں کے زہریلے اثر سے محفوظ رہیں لیکن نہیں ازل سے لیکر اب تک کسی عقلمند آدمی نے ایسا نہیں کیا - کیونکہ کیطرفہ بات سننے سے انسان کے دل پر بہت برا اثر پڑتا ہے آپ کہتے ہیں کہ ہم نے اسلئے ان کتابوں کو فروخت کرنا چاہا کہ مسلمان انکا جواب دینے کی قوت پیدا کریں مگر سوچو تو سہی کہ جنکے دل میں اسبات کا جوش پیدا ہوگا کہ عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب دے کیا اسکے لئے عیسائیوں کی مذہبی کتابیں فروخت کرنیوالی دوکانیں بند ہیں کہ آپ نے ان باطل سے بھری ہوئی کتابوں کے فروخت کرنیکا ٹھیکہ اٹھایا ہے اور جسکے دل میں ایسا مادہ ہی نہیں کہ وہ جواب دیسکے تو اسکو ضرورت ہی نہیں کہ وہ ان کتابوں کو پڑھے - بلکہ اسکو تو یہ کتابیں پڑھنی ہی نہیں چاہیئیں - کیونکہ اسمیں یہ تو مادہ ہی نہیں کہ انکا جواب دے - ہاں اپنا ایمان کھو بیٹھے گا اور آپکی تو نیت بھی یہی معلوم ہوتی ہے کہ ایک گروہ آپکی بدولت دائرہ مذہب اسلام سے خارج ہو جائے - آپ نے اشارۃً تک نہیں کیا کہ یہ کیسی کتابیں ہیں اور مذہب اسلام کے برخلاف ہیں یا موافق اور آیا یہ کتابیں ایسے لوگوں کو خریدنی چاہئیں جو انکے جواب دینے کا ارادہ رکھتے ہیں یا کیا بلکہ آپنے غریب مسلمانوں کو دھوکا دیکر نہایت پلید کتابیں اور وہ بھی گراں قیمت دینی چاہیں اور ارادہ کیا کہ آپ اسنزہ سے انکا سر مونڈیں اے ابلہ بیوطن تو جا سے مت گذر اور حضرت مسیح موعود کے مبارک نام کو اپنے اس مقابلہ میں مت لا - تیری کیا طاقت ہے کہ تو اُن کے مقابلہ میں آسکے اور تیرا کیا منہ ہے کہ اُنکی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھ سکے - تو پہلے اپنی حالت پر نظر کر کہ تو دھوکے اور فریب سے کفر کو بیچ رہا ہے اور وہ خدا کا برگزیدہ بندہ ہر طرح کے وسیلوں اور رات دن کی کوششوں سے دین اسلام کو پھر دوبارہ زندہ کرنے کی تدبیر عمل میں لا رہا ہے اور اسکے ادنےٰ غلاموں نے وہ وہ اسلام کی خدمتیں کی ہیں کہ مخالف بھی قائل ہیں - کیا تجھکو ریویو آف ریلیجنز کی خدمات معلوم نہیں - کیا الحکم اور بدر تیری نظروں سے پوشیدہ ہیں - اور ان کے علاوہ مختلف رسالے اور سینکڑوں کتابیں جو اس جماعت کی طرف سے نکل رہی ہیں کیا انکا تجھکو علم نہیں - کیا بات ہے کہ تو اے میرے لائق مہربان اپنی زبان پر ان لوگوں کا نام لاتا ہے جو کہ اسلام کی خدمت میں لگی ہوئے ہیں اور جنہوں نے وہ کتابیں صرف اس لئے پڑھیں کہ تا انکا جواب دیں - انہوں نے وہ کتابیں بیچکر تیری طرح سے دام کھرے نہیں کئے بلکہ مول لی ہیں صرف اسلئے کہ انکا جواب دیں بلکہ جواب دیا ہے اور ایسا دیا ہے کہ مخالف عش عش کر اٹھے ہیں - میرے لائق مہربان کیا تو نہیں سمجھتا کہ تو تو ینابیع الاسلام کو گراں قیمت بیچ رہا ہے اور حضرت مسیح موعود اسکا جواب لکھتے ہیں اور سینکڑوں انسانوں کو مفت تقسیم کرتے ہیں تو خود ہی انصاف سے بتا کہ اس صورت میں تو خدمت اسلام کر رہا ہے یا وہ - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ چاند پر خاک ڈالنے سے چاند نہیں چھپتا بلکہ خاک الٹی منہ پر پڑتی ہے - بس تو بھی ڈر تا ایسا نہو کہ ایک غیبی ہاتھ تجھکو ذلیل و خوار نکر دے - دشمنوں کی ناپاک اور نجس کتابیں مسلمانوں تک پہنچانا اور کوشش سے مہیا کرنا - خواہ یہ چند پیسوں کے ہی لئے کیوں نہو کوئی بہادری کا کام نہیں بلکہ قابل نفرین کام ہے - کچھ ہمت تھی تو کوئی نیک کام کر کے دکھایا ہوتا - ورنہ یونہیں بیفائدہ نوک جھونک سے کیا فائدہ - کیا مرزا صاحب نے یا ان کے مریدین نے کبھی کوئی اشتہار دیا ہے کہ میور صاحب کی یا پادری سکاٹس صاحب کی فلاں کتاب اس رعایتی قیمت پر ہم فروخت کرتے ہیں - نہیں اور ہرگز نہیں - اور یہ انکی شان کے ہی برخلاف نہیں بلکہ مذہب و عقیدہ کے ہی برخلاف ہے - تو پھر آپ کیوں بغیر کسی وجہ سمجھے کے انکو اپنے میں شامل کرنا چاہتے ہیں - مولوی انشاء اللہ صاحب خود اپنے ہم مشرب اور ہمارے مخالف مولویوں سے ہی دریافت کرو کہ وہ اس کی نسبت کیا کہتے ہیں - انکا عقیدہ تو یہ ہے کہ کافروں کے ساتھ بیٹھنے والا اور اُنکی کتابیں پڑھنے والا بھی اور بیچنے والا بھی کافر ہے - اب میں صاف کہے دیتا ہوں کہ یہ ایک خدا کیطرف سے ذلت ہے جو آپ پر نازل ہوئی ہے - ہاں آپ لاکھ اس دھبہ کو مٹانا چاہیں مگر ممکن نہیں لوگ خوب سمجھتے ہیں کہ پاتال میں کیا ہے - اب مہربانی کر کے ہشیار ہو جاؤ اور ایک بات اپنے دل کے کانوں سے سنو اور اسپر غور کرو - کیا آپکو یاد نہیں کہ ایک دفعہ آپنے رسالہ میگزین کی یورپ امریکا میں اشاعت کے لئے کوشش کی تھی اور جب اہل حدیث وغیرہ نے مخالفت کی تو ڈر کے مارے کوئی حیلہ تراشنا چاہا جس سے آپ کی عزت میں بھی کوئی فرق نہ آئے اور قطع تعلق بھی ہو جائے - آخر سوچ سوچ کر یہ بات نکالی کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کا ذکر اُس خیالی رسالہ میں بسبیل تذکرہ بھی نہ آوے - اور نہ اسکی عقاید اُس سالہ میں درج ہوں - کیا آپ کو پہلے اس کا خیال نہ تہا یا آپکو بذریعہ خطوط کی یہ بات بار بار ذہن نشین نہ کرائی گئی تھی - مگر آپکو تو ایک بہانہ چاہیئے تھا - کیا آپ نہیں سمجھتے تھے کہ اگر ایک عیسائی حضرت عیسیٰ کی خصوصیتیں جو عام مسلمان انکو دیتے ہیں پیش کرتا - اور اُنکے خدا ہونیکا دعویٰ کرتا تو اسوقت بسبیل تذکرہ یہ بات بھی نہ آتی کہ ہرگز ہرگز حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر نہیں بیٹھے بلکہ سرینگر کشمیر میں مدفون ہیں - اور یہ کہ وہ مُردوں کو زندہ نہیں کرتے تھے - تو کیا یہ مرزا صاحب کا عقیدہ نہیں اور کیا آپ لوگ اسکے برخلاف نہیں - اور یہ کہ اسلام کو دوسرے مذہبوں پر ایک یہ فضیلت ہے کہ اس میں ہر وقت ایسے لوگ موجود رہتے ہیں جنپر خدا کیطرف سے وحی نازل ہوتی ہے کیا یہ آپ لوگوں کے برخلاف عقیدہ نہیں - تو کسطرح ایڈیٹر آپکی خواہشوں کے مطابق اپنے ضمیر کے برخلاف لکھ سکتا تھا اور کیا اگر وہ لکھتا تو وہ ایک فریب اور دھوکا نہ ہوتا - پھر ایسا رسالہ جو دھوکے اور فریب سے پر ہو کسطرح غیر اقوام کے روبرو پیش ہو سکتا تھا اور خود ایڈیٹر کسطرح اُنکو نباہ سکتا تھا - بات یہ ہے کہ یہ آپکو معلوم تھا اور آپنے بیفائدہ ظاہر کیا کہ آپکو یہ خیال ہی نہیں آیا - اور آپ سے درخواست ہی کس نے کی تھی - خود آپنے ہی تو سلسلہ جنبانی کی تھی پھر یہ بھی آپکو یاد ہوگا کہ اُسوقت آپکو یہ جواب حضرت صاحب کی منظوری سے دیا گیا تھا - کہ اب اسلام ایک مردہ ہے اور بہت سے گندے خیالات ملکر وہ اس قابل نہیں رہا کہ لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے مگر وہ اسلام جو نبی کریم کا مذہب تھا اور تمام آئمہ کرام کا مذہب تھا وہ ایک زندہ مذہب ہے - ایک ہی زندہ مذہب ہے اور اب خدا تعالیٰ اپنے مسیح کے ذریعہ پھر اوسی پھیلانا چاہتا ہے آپنے وہ اوسکا جواب سنکر کہ اسلام موجودہ رنگ ایک پھیکا رنگ ہے اور اسلام ایک مردہ مذہب ہو چکا ہے - بہت کچھ سخت سست کہا اور کل مسلمانوں کو اکسایا کہ اور اس پاک سلسلہ کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور یہ صرف اسلئے تھا کہ بعض خود غرضیوں کی وجہ سے آپ ایسا کرنے پر مجبور تھے - آپنے شاید اُس فقرہ کا جو آپکو لکھا گیا تھا مطلب نہ سمجھا - بلکہ غالب خیال یہ ہے کہ جان بوجھکر پبلک کو دھوکا دینا چاہا جیسا کہ آپکی تحریر سے ثابت ہوتا ہے - اور آپنے لوگوں پر ظاہر کیا کہ یہ لوگ اسلام کو ہی ایک مُردہ مذہب سمجھتے ہیں حالانکہ ہم ہی تو اسکو زندہ سمجھتے ہیں ہم وحی کے قائل ہیں ہم پیشگوئیوں کے قائل ہیں ہم اسکے قائل ہیں کہ نبی کریم سے بڑھکر اور کوئی شخص نہوا نہوگا نہ تو علوم لدنیہ میں کامل نہ عمل میں کامل نہ خدا سے ایسا تعلق رکھنے والا بلکہ سب لوگ اُس سے کمتر درجہ کے ہیں - اور برخلاف اسکے آپ لوگ حضرت عیسیٰ کو وہ خصوصیات عطا فرماتے ہیں جو خدا کے لئے ہی لازم ہیں مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا - اور حیا و رہنا حالانکہ اس سے توحید میں فرق آتا ہے اور نبی کریم کی ہتک ہوتی ہے - اب سچ بتاؤ کہ ہم زندہ اسلام کے قائل ہیں یا آپ - اگر پہلے کچھ آپ کو شک ہو سکتا تھا تو اب تو یقین ہونا چاہیئے کہ اب اسلام یہ موجودہ اسلام ایک مُردہ مذہب ہے - اور خدا نئے سرے سے اسکو درست کرنا چاہتا ہے - اور اب دم عیسیٰ سے اسمیں دوبارہ روح پھونکی جائیگی اور تو اسلئے کہ مسلمانوں کے سرگروہ - مسلمانوں کی بڑی بڑی دعووں والے مولوی خود کفر فروشی پر آمادہ ہو گئے ہیں سچ ہے کہ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی - جب خود ریفارمروں کا ہی خمیر بگڑ جائے تو کیوں ہر ایک کا دل کھٹا نہو - اے ایڈیٹر درز سچ بتا کہ کیا اب بھی اس موجودہ اسلام کا مُردہ ہونا تجھ پر ثابت نہیں - تیری آنکھیں کیوں بند ہیں ذرا آنکھ کھول تا تجھکو کچھ نظر آوے تعصب کی اندھی عینکیں لگا کر مت دیکھ - دل کے آئینہ کو صاف کر اور نور کی روشنی کا عکس اسپر ڈال تا تیری آنکھیں کھل جائیں اور تیرے ارد گرد سے تاریکی کا فور ہو جائے - اسلام مر چکا اور یقیناً مر چکا اور وہ دوبارہ زندہ ہوگا - تو نے قوم کو دھوکا دیکر خدا کے برگزیدہ سے بدظن کرنا چاہا مگر خدا کے ارادے پورے ہو کر رہتے ہیں اور انکی باتیں کبھی رد نہیں جاتیں - تو نے نا سمجھ مسلمانوں کو فریب دیا تا وہ ہدایت کی راہ نہ پا سکیں اور تو نے خدا کے مامور کو ذلیل کرنا چاہا مگر خدا اوسکو فرماتا ہے انی مھین من اراد اھانتک - پھر کسطرح تو اپنی کوشش میں کامیاب [illegible]

خواہ دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے زمین و آسمان نہ رہیں لیکن یہ خدا کا نبی ناکام نہیں رہیگا اسکی مخالفت کرنیوالے تباہ ہونگے برباد ہونگے ذلیل و خوار ہونگے اور اس دنیا سے نامراد جائینگے مگر یہ سلسلہ لگایا ہوا درخت بڑھیگا اور سرسبز ہوگا یہانتک کہ تمام دنیا اسکی سایہ [illegible]

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدر دو ماہ کے واسطے مفت کسطرح ملسکتا ہے
اسکی یہ صورت ہے جو صاحبان ابتک اس اخبار کے
خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں اور ایکسال
کا چندہ پیشگی عطا فرمائیں یا بذریعہ وی پی منگوائیں
ان کا ارسال کردہ چندہ سنہ ۱۹۰۷ء کا چندہ
شمار ہوگا۔ اور سنہ ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار
ان کی درخواست کے دن سے لیکر اخیر سنہ ۱۹۰۶ء
تک انکی خدمت میں ارسال ہونگے وہ سب
بلاقیمت ہونگے۔ لیکن گذشتہ پرچے مفت
نہ ملسکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے
لیکر اخیر سال تک کے پرچے مفت ملتے
رہیں گے۔ امید ہے کہ بہت سے دوست اس سے
فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

محمد صادق عفی عنہ ایڈیٹر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

رعایتی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۲	۶
½ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۴
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۸	۶	۲½
½ کالم	۳۵	۱۸	۸	۱۴	۳
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
¼ کالم	۱۵	۸	۵	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲/

(۱) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہئے۔ بعد کا کوئی حساب نہیں۔
(۲) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸/ فی صدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸/ اجرت کے وصول ہونی چاہئے۔
(۳) منیجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بندکردے اور باقی واپس کردے۔

رمضان شریف میں رعایت

براہین احمدیہ مکمل نئی

رمضان شریف میں رعایتی قیمت عہ/ ۱۲ جلد کی

قیمت ۱۲/

دُرِّ ثمین (مکمل)

جسمیں فخر موجودات حضرت امام ہمام مسیح موعود
و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تا امروز فارسی اردو
سب شایع شدہ نظمیں

نہایت آب و تاب کے ساتھ ۱۸ × ۲۲ کے ۱۲
صفحہ کی موزون جیبی تقطیع پر چھپکر خوبصورت
پرنیانی جلدیں بند ہو کر طیار ہو گئی ہے
ہم نے احباب کے آرام کے لئے اسمیں ایک یہ بھی
خوبی رکھی ہے کہ اردو فارسی نظموں کے دو حصے کرکے
انکو علیحدہ علیحدہ نمبر دیدیئے ہیں جسکا فایدہ یہ ہو کہ جب
کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی نظم فارسی یا اردو میں
شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر ان آگے کے نمبر لگاکر انکو
چھپا دینگے اور واجبی قیمت پر خریداران درثمین کو بھیجدینگے
جو اسی کتاب میں باسانی لگا سکیں گے اسطرح سے
انکی کتاب مکمل ہوتی جائیگی ورنہ ضایع ہو جائیگی
قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ ذمہ خریدار
رمضان شریف میں ۶/ اور بے جلد کے ۴/

ملنے کا پتہ
دفتر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری
جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے
یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا
ہوں انکو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے
خط و کتابت کرکے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے انشاءاللہ
نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے
اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کرلیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا
ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا اندک خرچ
دوا کے کرلیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار
تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان
بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب
روز افزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا خدا ہے
مگر اسی نے دوائیں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر
محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماراں
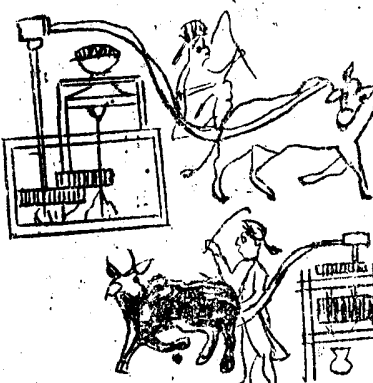
لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان
میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن
تخمیناً ۶ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول
فی من پختہ مبلغ ۶ روپیہ اور دوم مبلغ ۵ مبلغ
عہ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے
بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

رمضان شریف اور مفرح عنبری

رمضان شریف کے تشریف لانے سے قدرتاً یہ سوال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ روزہ دار مفرح عنبری کس طرح اور کس وقت استعمال فرماویںگے۔ لہٰذا عام اطلاع کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔

کہ روزہ دار لوگ اگر کسی اور چیز کی بجائے مفرح عنبری سے ہی روزہ افطار کریں اور اوپر پاؤ بھر دودھ پی لیا کریں۔ تو بہ نسبت اور دنوں کے انہیں بفضلہٖ بہت زیادہ مفید ہوگی۔ بہر حال روزہ دار لوگ افطاری اور سحری کے وقت شوق سے استعمال فرما سکتے ہیں۔ ان دنوں میں خصوصاً اس لئے اور بھی زیادہ مفید ہے کہ عام پرہیز کا موقع ان دنوں میں خصوصیّت کے ساتھ میسر آسکتا ہے۔

حکیم محمد حسین قریشی ۔ موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت حویلی کابلی مل۔ لاہور

بدر پریس قادیان میاں معراج الدین عمر کے [illegible] چھپا گیا